

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا دُنْبِي بَعْدِي (الحديث)

تحریکِ محمدیہ

اور

جے یو پی کا پیار لیما فی کردار

خالد محمود قادری

ناشر

جمعیت علماء پاکستان



اول کو طیت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
دو کو شہادت أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
سوم کو توحید سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
چهارم کو توحید لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْجَدِيدُ وَكَدَّتْ وَجْهِي
پنجم کو توحید لَا يُؤْمَرُ إِلَّا بِأَمْرِ اللَّهِ وَبِأَمْرِ رَسُولِهِ أَتَى عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
ششم کو توحید أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي مَعْصِيَتِي ذَنْبِي إِذْ بَنَيْتُهُ عَمَلًا وَخَطَا سِرًّا وَعَالَفْتُهِ وَأَتَوَيْتُ
سابع کو توحید الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِي لَا غَوْلَ إِلَّا أَنْتَ عَالِمُ الْغُيُوبِ وَسَعَاءَ الْعَمِيرِ
وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
ختم کو توحید اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَسْتَغْفِرُكَ بِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ
ثُمَّ عَنَيْتُهُ وَتَبَارَكْتَ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ وَالْغَيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالْتَّحْسِبُكَ وَالْقُلُوبُ حَشِرٌ
وَالْبَهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا وَأَسْأَلُكَ وَأَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ



تحریک ختم نبوت

اور

جے یو پی کا پارلیمانی کردار

از

خالد محمود قادری

مدیر اعلیٰ

ماہنامہ احوال و آثار لاہور

منجانب

جمعیت علماء پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	تحریک ختم نبوت اور JUP کا پارلیمانی کردار
مؤلف	:	خالد محمود قادری
بار اول	:	ستمبر ۱۹۹۸ء
تعداد	:	دو ہزار
صفحات	:	۵۰
قیمت	:	۱۵ روپے
ناشر	:	الجمعیۃ اکادمی

ملنے کا پتہ

الجمعیۃ اکادمی - نعمانیہ بلڈنگ - اندرون نکسلی گیٹ، لاہور

فون نمبر: ۷۶۶۰۳۰۸



پیش لفظ

زمانہ کئی مسافیں طے کر گیا، زمین نے کئی گردشیں مکمل کیں، آسمان نے کتنی کروٹیں لیں، سورج ہزاروں مرتبہ مشرق کی کوکھ سے طلوع ہو کر مغرب کی آغوش میں ڈوب گیا، متاب لاکھوں مرتبہ اپنے رخشندہ مکھڑے سے اندھیری راتوں کو منور کر کے سو گیا، ستاروں نے کتنی مرتبہ چرخ نیلوفری پر اپنی حسین بزمیں سجائیں اور برخواست کیں لیکن ایک صدی پرانے کفر کے یار نے ابھی تازہ ہیں۔ ان کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ جعلی نبی بنانے والے اور نبی بننے والے آج بھی بغل گیر ہیں اور ایک دوسرے کا منہ چوم رہے ہیں۔ چوٹ ایک کو لگتی ہے، چچی دوسرے کے منہ سے نکلتی ہے۔ نقصان ایک کا ہوتا ہے، آنسو دوسرا بہاتا ہے۔ جرم ایک کرتا ہے، سہارا دوسرا دیتا ہے۔ مگر قوم مسلم ان کی وارداتوں، گھاتوں اور سازشوں سے بے خبر بار بار ان کے ظلم کا نشانہ بنتی چلی جا رہی ہے۔ قوم مسلم کی بیداری اور ان کے اندر کچھ کر گزرنے کی جو صلاحیت باقی ہے، وہ عدم تعلیم، عدم رابطہ، عدم پلاننگ اور عدم اتحاد کی وجہ سے درست نتائج نہیں دے رہی۔ حالات کی نبض پر ہاتھ رکھ کر فیصلے کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے ارد گرد رونما ہونے والے حالات پر نگاہ رکھیں، اپنے پس و پیش کا جائزہ لیں، اپنے اور بیگانے کی پہچان حاصل کریں۔ دوست و دشمن کی شناخت کریں تاکہ اسلام اور اہل اسلام کی درست و درست خدمت کی جاسکے۔ اس مقصد کو پالینے اور اس منزل پر نکلنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم عقیدہ ختم نبوت، اس کی اہمیت، قادیانی فتنہ اور اس کا پس منظر نیز اس سلسلہ میں مختلف مراحل میں کی جانے والی قلمی و تقریری اور تحریری و جماعتی جدوجہد کا وقت نظر سے جائزہ لیں۔

ناموس رسالت کے باغیوں، منکروں اور غداروں کی ہٹ لہٹیں تیار کریں، ان کی چالوں اور ان کے حالوں کا مطالعہ کریں، ان کے مفادات کو نقصان پہنچائیں،

ان کے مراکز کو برباد کریں، ان کے لڑیچہ کو جلا دیں، ان کے مبلغین اور دوسرے کارندوں کو بھوٹی تبلیغ سے روک دیں، ان کے راستے میں قدم قدم رکاوٹیں کھڑی کر دیں، ان کی زیر زمین جدوجہد اور رابطوں کو جان کر اپنا ہدف مقرر کریں، ان کی سرکوبی اور تعاقب کے لئے مبلغین تیار کریں۔ لڑیچہ لکھیں، عوام میں تبلیغ کے کام کو پھیلانیں اور وطن عزیز میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں اپنی نجات کا سامان کر سکیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ و رسول ﷺ ہمیں راہ حق پر تاقیامت قائم و باقی رہیں تاکہ ہم ناموس رسالت کی حفاظت و پاسبانی کے لئے سب کچھ نثار کرتے رہیں۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تاجناک کاشغر

والسلام

خاک راہ حجاز

خالد محمود قادری

مدیر اعلیٰ

ماہنامہ احوال و آثار لاہور

۲۰ اگست بروز جمعرات ۱۹۹۸ء



عقیدہ ختم نبوت

دنیا میں ہمیشہ سے حق اور باطل، شر اور خیر، سچ اور جھوٹ آپس میں برسرِ کار رہے ہیں اور آئندہ بھی باہم مزاحم رہیں گے۔ جس طرح رب العالمین نے اپنے بندوں کی رہبری و رہنمائی کے لئے اپنے برگزیدہ اور نیک خصلت انسانوں میں سے بعض کو پیغمبر بنا کر بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو سچ اور خیر کی طرف بلائیں ان تک توحید و رسالت کا پیغام پہنچائیں اور انسانوں کو باطل، شر، جھوٹ اور دوسری لغویات سے دور رہنے کی تلقین کریں۔ اس کام کے لئے رب تعالیٰ نے اپنے جن چیدہ چیدہ محبوب بندوں کو چنا اور منتخب کیا وہ اپنے وقت پر اس دنیا میں آتے رہے اور رب العالمین کے پیغام کو پہنچا کر دنیا سے رخصت ہوتے رہے اور سب سے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر مبعوث کیا اور آپ کے بعد انبیاء و رسل کا سلسلہ ختم کر دیا۔ آپ آخری رسول و نبی ہیں اور اسلام آخری دین ہے اور امت محمدیہ آخری امت ہے، اس کے بعد کوئی اور نئی امت نہیں ہو گی اور اسی پر قیامت قائم ہوگی۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور حساسیت پر روشنی ڈالتے ہوئے قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ ط وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (الاحزاب۔ ۴۰)

ترجمہ۔ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

مفسر قرآن صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ نے تفسیر خزان العرفان میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے۔

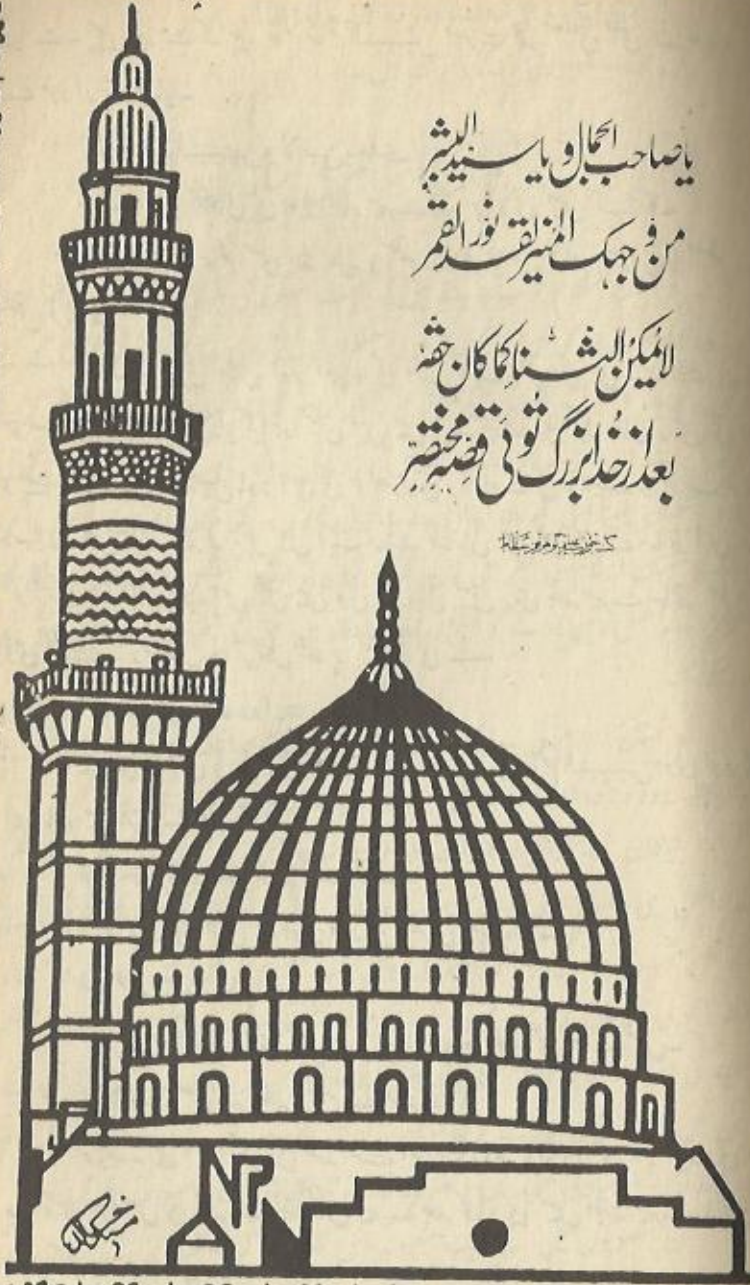
یعنی آخر الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی۔ آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی تھی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پائے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدی پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نص قرآن بھی اس میں وارد ہے۔ اور صحاح ستہ کی اکثر احادیث جو حد تو اتار تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا جائے، وہ خود ختم نبوت کا منکر ہے اور کھلا کافر ہے، وہ خارج از اسلام ہے، دین کا باغی ہے، مرتد ہے، اسلام کا نثار ہے، یودیوں کا ٹاؤٹ ہے، واجب القتل ہے۔

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے لئے بڑا حساس ہے۔ یہ عقیدہ ہم غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا جزو ہے۔ یہ بڑا نازک اور جذباتی مسئلہ ہے جس طرح توحید باری تعالیٰ اسلام کی بنیاد اور ملت اسلامیہ کے لئے اتحاد و یکجہتی کی اساس ہے اسی طرح رسالت محمدی پر ایمان اور سلسلہ نبوت کے خاتمے کا عقیدہ مسلمانوں کی اپنی زندگی کی روح اور جان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بنایا اور آپ کے ذریعے دین اسلام کی تکمیل فرمائی یعنی اب نہ کوئی اصلی و نقلی نبی آئے گا نہ ظلمی و بروزی اور حقیقی و غیر حقیقی کی کوئی گنجائش ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے گویا اللہ نے مہر لگا دی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت پر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہر لگا دی ہے اب اس مہر کو قیامت تک توڑا نہیں جاسکتا لہذا اس مہر کو توڑنے کے لئے اگر کسی نے من مانی کی اور دین حق میں ترمیم و اضافہ کے لئے اپنی خانہ ساز اور خود ساختہ نبوت کا اعلان کیا تو اس کا خود ساختہ اسلام قبول نہ ہو گا نہ اس کی بناوٹی نبوت۔ اللہ تعالیٰ نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس سلسلہ نبوت کو تاقیامت بند کر

یا صاحب ایمان یا سید البشر
من جبک المنیر نور القمر
لا یمیز البش من کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قضیہ ختم نبوت

کے ختم نبوت پر مہر لگا دیا



دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سید عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا۔

”انا خاتم النبیین ولا نبی بعدی“

ترجمہ۔ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

چنانچہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور امام بخاری و مسلم نے نقل فرمایا۔

ترجمہ۔ میری مثال اور انبیاء کی مثال ایک محل کی سی ہے جسے بڑے خوبصورت انداز سے بنایا گیا ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی گئی ہو، دیکھنے والے اسے دیکھیں اور اس کی خوبصورتی و سجاوٹ کی توصیف و تعریف کریں ماسوائے اس جگہ کے کہ جس میں ایک اینٹ لگنا باقی ہے پس میرے ساتھ اس جگہ کو پر کر دیا گیا اور اب اس محل میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی بلکہ میرے ساتھ مکمل کر دی گئی ہے۔ رسولوں کی ترسیل مجھ پر ختم ہو گئی ہے۔

جبکہ دوسری ایک روایت یہ ہے کہ

میں ہی وہ محل کی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں اور پھر ابن ماجہ میں فرمایا۔

انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔

ترجمہ۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

مسند احمد میں فرمایا۔

”میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی نبی امت نہیں۔“

نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا

ترجمہ۔ بنی اسرائیل کی نگہداشت انبیاء کی ذمہ داری تھی اگر ایک نبی مر جاتا تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ میرے نائبین و خلفاء کثرت سے ہوں گے۔

(بحوالہ بخاری و مسلم و ابن ماجہ)

پھر مزید فرمایا۔ ان العلماء ورثة الانبیاء (بخاری)
ترجمہ۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

دشمنان اسلام کی سازش

دشمنان اسلام خوب جانتے ہیں کہ امت مسلمہ کی بنیاد چونکہ عقیدہ ختم نبوت پر ہے لہذا اس نیو کو خراب کرنے اور مسلم امہ کے دینی جذبات سے کھیلنے کے لئے دعویٰ نبوت کا صرف شوشہ بھی موثر اور کارگر ہو گا لہذا وہ ہمیشہ سے سازش کرتے چلے آ رہے ہیں۔ جب ان کے کمرے میں آکر یا اپنی مکاری سے کوئی یہ دعویٰ کرے گا تو مسلمان یقیناً اپنی غیرت ایمانی کے ہاتھوں مجبور ہو کر مرنے مارنے پر تل جائیں گے۔ دشمنان اسلام کی نظر میں اس طرح جہاں توہین و تنقیص انبیاء کا پہلو نکلے گا، اسلام کے مکمل دین ہونے کو چیلنج کیا جائے گا وہیں عقیدہ ختم نبوت کو بھی نشانہ بنایا جاسکے گا۔

دشمنان اسلام کی یہ ایک نہایت ہی خطرناک، بھیانک اور گہری سازش ہے جسے ہمیشہ یہود و ہندو اور نصاریٰ کی سرپرستی و پشت پناہی حاصل رہی ہے۔

شیطان نے گمراہی و ضلالت کا راستہ کھولنا تھا کیونکہ اس نے قسم کھائی تھی لہذا بالکل یہی سلسلہ اور راستہ اپنا کر شیطان نے انسانیت کو اپنے ساتھ جہنمی بنانے کے کام شروع کر دیئے۔ اس دنیا میں باقی سب اقوام کو جن میں بدھ مت، ہندو مت، مجوسی، عیسائی اور یہودی و دیگر اقوام کو جہنم کی طرف دھکیلنے کے بعد وہ مسلم امت کی طرف متوجہ ہوا، ان کے اتفاق کو نفاق میں بدلنے کے لئے اور ان کے آپس میں محبت، بھائی چارے کو عداوت و انتشار میں بدلنے کے لئے اسلام کے اہم اور ابتدائی یعنی بنیادی عقیدوں پر ضرب لگانے کی کاوشوں میں مصروف ہو گیا۔

ان منصوبوں میں سے ایک منصوبہ اس کا یہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے اللہ و رسول کی محبت خارج کر دیکئے قرآن و حدیث اور فقہاء و محدثین سے لگاؤ

کم کر دیا جائے۔ علماء حق، اولیاء امت اور محبوبان خدا کا ادب ان کے قلوب سے نکال دیا جائے۔ انہیں اسلام کی تعلیمات سے برگشتہ کر دیا جائے۔ مسلمانوں کے قلوب سے مکہ و مدینہ کی الفت کھرچ دی جائے۔ اس شیطانی کام کے لئے اسے اپنے جیسے شیطان صفت انسانوں کی ضرورت تھی کیونکہ وہ خود یہ کام تو نہیں کر سکتا تھا۔ اگر کرتا تو پہچان لیا جاتا اور اس کے منصوبے ٹیل ہو جاتے چنانچہ اس نے اسلام کے نام لیواؤں میں سے ہی اسلام پر چوٹ لگانے والے پیدا کرنے شروع کئے۔ لہذا سب سے پہلے اس نے اسود عنسی کو منتخب کیا۔ یہ پہلا آدمی تھا بڑا شعبہ باز اور نجران کا رہنے والا تھا۔ نجران کا سارا علاقہ مرتد ہو کر اس کے پیچھے لگ گیا اور اسلام سے منہ موڑ لیا۔ اس ظالم اور دریدہ دہن شخص کو غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ کی حیات مبارکہ میں ہی قتل کر دیا۔ اس کے بعد شیطان نے میلہ کذاب کو منتخب کیا۔ یہ ایسی عربی عبارات بناتا جو قرآن کے مشابہ ہوتیں وہ اپنے کلام کو بے مثل کہتا۔ اسے خلیفہ رسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انجام تک پہنچایا۔ اپنے آپ کو سلیم الفطرت کہنے والا عکرمہ حضرت سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس کے بعد طلحہ بن خویلد کو شیطان نے خیر کے مضافات سے انتخاب کیا اس نے دعویٰ کیا کہ میرے پاس جبرائیل آتا ہے پھر مسیح قسم کے فقرات سنا کر کہتا تھا کہ مجھے وحی آتی ہے اس پر ایمان لانے والے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ اس کی جماعت اس قدر بڑھ گئی کہ بڑے بڑے قبائل اسد، غطفان اور طی پورے کے پورے اس کے ساتھ مل گئے۔ یہ بھی فی النار ہوا۔ اس کے بعد ایک اور دجال کو چنا گیا جس نے اپنا نام ”لا“ رکھ لیا اور کہتا تھا کہ حدیث میں جو آیا ہے ”لا نبی بعدی“ اس کا وہ مطلب نہیں جو لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب ہے کہ ”لا“ میرے بعد نبی ہو گا یہ شخص بھی اپنے مطلب کے معنی نکالتا پھرتا تھا۔

مختار ثقفی بھی ہوائے نفس کا شکار ہو کر نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا اور شیطان نے اپنے منصوبوں کے لئے اسے چنا۔ مفتح کو بھی شیطان نے اپنے جال میں پھنسایا۔ اس کے مقتدی اسے سجدہ کرتے تھے۔ خراسان میں اس نے ظہور کیا۔ جنگ میں

اس کے مقلد اسے پکارتے تھے کہ اے ہاشم ہماری مدد کو پہنچ۔ مہدی نے اس کا قلع قمع کرنے کے لئے لشکر بھیجا۔ بڑی خوزیری کے بعد مفتح قلعہ سیام کے اندر محصور ہوا اور محاصرے سے تنگ آیا تو مریدوں کو مار کر آگ میں جلا دیا اور خود ایک حیراب کے برتن میں بیٹھ کر جنم واصل ہوا جبکہ تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ اس نے اپنی عورت اور بچے کو زہر پلایا اور خود بھی پیا اور مریدوں سے کہا کہ میری لاش جلا دو تاکہ دشمن کے ہاتھ نہ آئے۔ بعض نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ تمام مال و اسباب و پارچہ جات کو آگ لگا کر حکم دیا کہ جس کی خواہش ہو میرے ساتھ آسمان پر چڑھنے کی وہ میرے ساتھ آگ میں کود جائے۔ سب نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور آگ میں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گئے۔ عیسیٰ بن مریم قریبی اپنے آپ کو مریم کہتا تھا اور بہت سے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ ابو جعفر محمد علی شلفانی جس کے بڑے بڑے امیر ہم عقیدہ ہو گئے تھے۔ یہ ایسا خبیث باطن شخص تھا کہ سابقہ سب انبیاء کو خائن قرار دیتا تھا۔ نعوذ باللہ ذالک الغرافات۔

ان کے علاوہ عبید اللہ مہدی، حسن بن صباح، صباح، عبدالمومن مہدی، حاکم بامر اللہ، صالح بن طریف، ابراہیم بذلہ نے عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔ محمد علی بابی بھی مہدی ہونے کا دعوے دار تھا اور کہتا تھا میرا کلام معجزہ ہے۔ اس نے اپنا ایک قرآن تصنیف کیا۔ الہام اور وحی کا دعویٰ تھا۔ اس نے شراب کو حلال اور رمضان کے روزے انہیں قرار دیئے۔ یہ چند دجالی اور شیطانی منصوبوں کی کڑیاں ہیں کہ شیطان نے ہر دور میں ایسے لوگ پیدا کئے جو اسلام کی عمارت میں نقب لگائیں۔

قادیانی سازش

مسلمہ کذاب، اسود عنسی، صباح نامی اور دیگر مدعیان نبوت تو مقامی اور وقتی طور پر ابھرے اور فنا ہو گئے مگر مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے آقائے ولی نعمت

یعنی انگریز نے اپنا آلہ کار اور مرہ بنایا۔ اس پر پیسہ خرچ کیا اس کی منہ بھرائی کی۔ اسے دعویٰ نبوت کے لئے تیار کیا۔ ویسے بد بخت مرزا خود بھی بہت مراقی اور خطبی آدمی تھا۔ اسے جب انگریز نے پال پوس کر اور شاباش دے کر بانس پر چڑھایا۔ تو یہ بڑی فرمانبرداری کے ساتھ عقل و خرد کا جامہ اتار کر خود ہی ننگا ہو گیا۔ اس نے پوری وفاداری دکھائی۔

شیطان حرکت میں آیا اور غدار غلام مرتضیٰ کے غلیظ فرزند پر سوار ہو گیا۔ یوں ایک دفعہ پھر اس ملعون کے ذریعہ انسانیت کی ہلاکت کا یہ سلسلہ چل نکلا۔ ایسے میں اکذب الکاذبین غلام احمد قادیانی مشہی شیطان بن کر ظاہر ہوا اور اس کی ڈیوٹی شیطان کی تعلیمات کے فروغ پر ہی تھی۔ اگر ہم مرزا قادیانی اور اس کے خاندانی پس منظر میں تھوڑا سا جھانک کر دیکھیں تو ہمیں حقائق تک رسائی میں کافی آسانی ہو گی۔

قصہ یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی ناکامی اور انگریز سامراج کی جانبداری نے مسلمانان ہند کو ابتلاء و آزمائش کے کئی مرحلوں سے دوچار کر دیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو کمزور کیا جاتا رہا ہے اور ان کے اندر اعتقادی و فکری انحراف کی کئی تحریکیں ابھاری گئیں حکومت برطانیہ ہی کے زیر اثر فتنہ قادیانیت نے بھی سراٹھا لیا۔ یہ فتنہ حکومت کی شہ پر اس کی نگرانی و سرپرستی میں اٹھا جس کا مقصد مسلمانوں کے دلوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت اور احترام کو نکالنا اور دین اسلام کے ارشادات اور ان کے مطالب میں اس طرح کا رد و بدل کرنا تھا کہ مخالفین اسلام کے عزائم کی تکمیل میں مدد مل سکے۔ بانی فتنہ قادیانیت نے عجیب انداز سے اس کی ابتداء کی اس فتنہ کا بانی برٹش انڈیا میں صوبہ پنجاب کے ضلع گورداسپور کی بہتی رسول پور قاضیاں جس کا نام بگڑ کر بعد میں قادیاں ہو گیا میں غلام مرتضیٰ نامی ایک شخص کے گھر پیدا ہوا جو سرفردی مغل گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کا پیشہ طبابت اور زمیندارہ تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی مروجہ عربی، فارسی، اردو اور طب کی تعلیم سے فارغ ہو کر

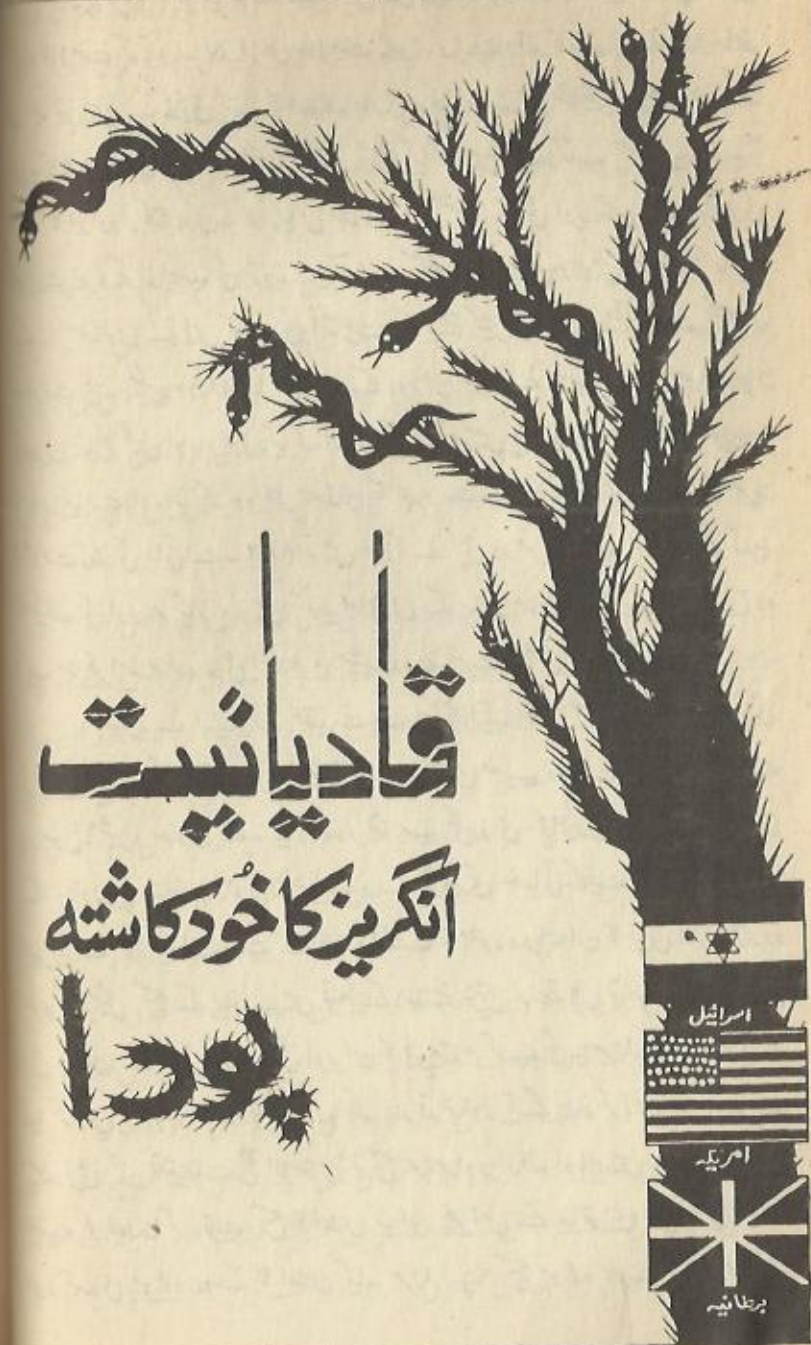
۱۸۶۸ء میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے آفس میں بطور محرر ملازم ہو گیا اور چار سال تک ملازمت کرتا رہا۔ بعد ازاں ملازمت چھوڑ کر اپنے والد کا ہاتھ بٹانے لگا۔ ساتھ ہی ساتھ اس نے مذہبی کتب کا مطالعہ جاری رکھا اور مذہبی مناظرات میں حصہ لیتا رہا۔ ۱۸۷۹ء میں اس نے ایک اشتہار شائع کیا کہ میں ایک کتاب ”براہین احمدیہ“ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ جو پچاس جلدوں پر مشتمل ہوگی اور جس میں اسلام کی حقانیت نیز دیگر مذاہب کی تردید میں قوی و مستحکم عقلی و نقلی دلائل پیش کئے جائیں گے۔ مسلمانوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لئے کثیر تعداد میں پیشگی قیمت بھیج کر معاونت کی۔ لیکن ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۴ء کے دوران مرزا نے اس کتاب کی صرف چار جلدیں شائع کیں اور دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بذریعہ الہام اشاعت دین پر مامور کیا ہے اور یہ کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے۔ اس لئے اس کتاب کی مزید اشاعت بند کی جاتی ہے۔ ۱۸۸۶ء میں مرزا نے اپنی دوسری کتاب ”سرمہ چشم آریہ تصنیف کی اور ہوشیار پور میں آریہ سماجیوں کے ساتھ مناظرہ بھی کیا۔ اس طرح وہ ایک مناظر اسلام اور مدعی اسلام کی حیثیت سے شہرت حاصل کرنے لگا۔

انہوں نے اپنے گرد عقیدت مندوں کا ایک جھوم اکٹھا کر لیا و سائل کی فراوانی ہونے لگی۔ جس میں حکیم نور الدین شاہی طیب ریاست جموں و کشمیر جیسے بارسوخ مشیر و معاون تھے۔ یہ وہ دور تھا جب ملکی و ملی بحران کی وجہ سے مسلمانوں کے ذہنوں پر تذبذب اور اضطراب و بے چینی کی نفسیاتی کیفیت تھی۔ حکیم نور الدین نے مرزا کو اس وقت سے فائدہ اٹھانے کا مشورہ دیا۔ ان کا خیال تھا کہ اگر وہ خود کو مثیل مسیح کے لبادے میں قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں تو ساری قوم انہیں دل و جان سے قبول کر لے گی اور ان کا خیر مقدم کرے گی۔ مرزا نے یہ دعویٰ کر دیا مگر اس پر زیادہ عرصہ قائم نہ رہا بلکہ چند قدم اور آگے بڑھ کر اس نے سب سے پہلے اپنی تین تصنیفات ”فتح الاسلام“، ”توضیح مرام“ اور ”ازالہ اوہام“ میں حیات مسیح کے عقیدہ کو غلط بتا کر وفات مسیح کا اعلان کیا اور پھر اس کے ساتھ ہی اپنے مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا اعلان کیا۔ مرزا اپنے مسیح موعود ہونے کے دعویٰ پر

۱۹۰۱ء میں اس نے نومبر ۱۹۰۱ء میں اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ اعلان نبوت کے فوراً بعد اس نے عجیب و غریب اور انوکھے دلائل اپنے حق میں لانے شروع کئے پہلے خود کو مظلومی ظاہر کیا پھر بروزی اور آخر میں مستقل اور صاحب شریعت نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔ مرزا کی یہ وہ خوفناک جسارت تھی جس کے تصور سے بھی کاملین کانپتے تھے۔

آہ! مرزا کے شہزاد قلم نے اس ادب گاہ کو پھلانگنے کی گستاخانہ جسارت کی اس کے نزدیک اولیاء و مشائخ سانس روک لیتے اور جبرائیل کے پر جلتے تھے مرزا خود بڑا ہوشیار، چالاک و عیار اور شریر انسان تھا جب اس نے دیکھا کہ پوری مسلم امت اس فتنہ کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور علماء و مشائخ اور عوام الناس ناموس مصطفیٰ کی خاطر جان لڑا رہے ہیں تو اس نے غیر مانوس اور بعید از حقائق اقوال کی نقلی کو اسلامی فکر و نظر کے لحاظ سے کم کرنے کے لئے یہ عذر پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ہماری وادی خاندان سادات اور بنی فاطمہ میں سے تھی اس نے کہا میں ظل ہوں اور ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔

قادیانی تحریک نے مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال کر اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کو جو پیار بلند الامین مکہ المکرمہ اور انہیں جو الفت مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اس کی جگہ مرزائے قادیان کے ضلالت سے بھرے ہوئے خود ساختہ الہامات کی طرف لگاؤ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس تحریک نے مسلمانوں کو اللہ و رسول پر ایمان و یقین کو نکال کر انگریز کی چوکھٹ پر جھکانے کی جسارت کی۔ اس کام کو اکذب الکاذبین غلام احمد نے خوب نبھایا پہلے نام نہاد امجد بنا پھر رو سیاہ ہو کر مسیح بنا اور آخر میں ختم نبوت کے عقیدہ میں تحریف کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے پیار و الفت و مودت کو مسلمانوں کے دلوں سے نکال کر



اپنی طرف پھیرنے کی ناپاک کوشش کی۔ قصر نبوت میں ڈاکہ ڈالنے کی دل ہلا دینے والی بھیانک سازش کی۔

قادیانی خرافات

ہنوز دجال قادیان کا گردہ ضالہ اس مہم کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس ظالم نے سب سے پہلے مسلمانوں کے عقیدہ توحید پر وار کیا۔ اور اپنی کتاب ”بشری“ کی جلد نمبر ۱۲ صفحہ نمبر ۹۷۰ پر یوں کہتا ہے۔

”قال لی اللہ انی اصلی واصوم واصوموا وانام“

ترجمہ۔ مجھے اللہ نے کہا کہ بے شک میں نماز پڑھتا ہوں روزے بھی رکھتا ہوں جاگتا بھی ہوں سوتا بھی ہوں۔

پیارے پڑھنے والو! یہ ہے مرزائی عقیدہ اور قادیانی کی وحی و الہام الہ العالمین کے بارے میں مگر وہ کلام جسے رب العالمین نے رحمت اللعالمین پر بذریعہ جبرائیل امین نازل کیا اور جس کی حفاظت کا زمہ خود لیا وہ یوں ہے اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم لا تاخذه سنته ولا نوم (پارہ نمبر ۳ آیت ۲)

ترجمہ۔ اللہ وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور وہ ہی جی اور قوم ہے جو نہ کبھی اونگتا ہے اور نہ سوتا ہے۔

محبوب کبریٰ محمد مصطفیٰ نے فرمایا۔ ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام۔ (مسلم و ابن ماجہ)

ترجمہ۔ بے شک اللہ نہ سوتا ہے اور نہ ہی سونا اس کے لئے روا ہے۔

پیارے پڑھنے والو! صرف یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ دجال قادیانی کبھی اس ذات کبریٰ کو تیندوے کے ساتھ شیشہ دیتا ہے اور کبھی یہ بکواس کرتا ہے۔

ترجمہ۔ تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزودی سے۔ (انجام آتھم ص

اور پھر کہتا ہے اسمع یا ولدی (البشری ج ۱ ص ۴۹) ترجمہ۔ سن اے میرے بیٹے۔

اور مزید یہ کہا کہ یا شمس یا قمر انت منی وانا منک (حقیقت الوحی۔ ص ۷۳)

ترجمہ۔ اے سورج! اے چاند! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ ایک تیسرے مقام پر تو انتہا کر دیتا ہے اور یہاں تک کہہ جاتا ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ

”میں خدا ہوں میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۳)

حالانکہ رب العالمین نے اپنے کلام حکیم میں صراحتاً ”ان عقائد باطلہ کی تردید کر دی۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد۔ (سورہ اخلاص پارہ ۳۰)

ترجمہ۔ تو کہہ کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور اس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔

بکہ سورۃ المائدہ میں فرمایا۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ هو المیسع ابن مریم۔

ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے مسیح ابن مریم کو خدا والا کہا۔

پیارے پڑھنے والو! عقیدہ توحید کا مذاق اڑانے کے بعد مرزا عقیدہ ختم نبوت کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ

”میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔“ (حقیقت الوحی صفحہ ۲۸)

وہ مزید کہتا ہے کہ واثانی مالہ یونی احد من العالمین۔

ترجمہ۔ مجھ کو وہ چیز دی گئی ہے کہ دنیا و آخرت میں کسی شخص کو نہیں دی گئی۔ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۷)

قادیانی دجال تیسرا حملہ قرآن مجید پر کرتا ہے اور مسلمانوں کو اس مقدس کتاب سے بیگانہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

”اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو میں جزو سے کم نہیں ہو گا۔“ (حقیقت الوحی۔ ص نمبر ۳۹)

مرزائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے دجال کی وحی بھی قرآن کی مانند ہے۔
نعوذ باللہ۔

”اور اس کا نام کتاب مبین ہے لہذا آپ اسے کتاب المبین کہہ سکتے ہیں۔“ (بحوالہ الفضل قادیانی۔ ۱۵ فروری ۱۹۱۹)

قادیانی ذریت مسلمانوں کے مقدس مقامات پر بھی حملہ آور ہے دیکھئے۔
قاضی یوسف قادیانی نے اپنی کتاب النبوة فی الاسلام ص ۳۳ پر لکھا ہے کہ

”قادیان کی بستی مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی مانند ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے اس کی سرزمین حرام ہے اس میں شعائر اللہ ہیں اور وہاں برکات کا نزول ہوتا ہے بلکہ یہ پوری کی پوری بستی ہی مسلمانوں کے قبلہ و کعبہ کی ہمسرہ ہے۔“
الفضل مزید لکھتا ہے کہ ”قادیان کیا ہے؟ خدا کی قدرت کا چمکتا ہوا نشان ہے اور حضرت مسیح موعود کے فرمودہ کے مطابق خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔“
(الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء)

ایک اور کذاب کہتا ہے کہ ”قادیان کی بستی اللہ کے انوار کے نازل ہونے کی جگہ ہوئی اور اس کی گلیوں میں برکت رکھی گئی۔ ایک ایک اینٹ آیت اللہ بنائی گئی ہے۔“ (بحوالہ الفضل یکم جنوری ۱۹۲۹ء)

مرزا قادیانی کا بڑا بیٹا ہرزا سرا ہے۔ ”میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی

برکات نازل ہوتی ہیں۔“ (تقریر مرزا محمود احمد مندرج الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)
ایک دوسری جگہ پر یہی دریدہ وہن کہتا ہے اور خدا تعالیٰ نے قادیان کو مرکز بنایا اس لئے کہ فیوض و برکات یہاں نازل ہوتے ہیں۔ (انوار خلافت صفحہ ۱۱۷ مجموعہ تقریرات مرزا محمود)

پھر یہی شیطانی گروہ یہاں تک جرات کرتا ہے کہ
عرب نازاں تھے اگر ارض حرم پر
تو ارض قادیان فخر عجم ہے
(اخبار الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء)

نیز یہاں تک لکھا گیا ہے کہ
میں قبلہ و کعبہ کموں یا سجدہ گاہ قدسیاں
اے تخت گاہ مرسلان اے قادیان اے قادیان
(الفضل ۱۸ اگست ۱۹۳۲ء)

اب پیارے پڑھنے والو! مرزائیت کے دوسرے بدگو خلیفہ کی دریدہ دہنی بھی ملاحظہ کیجئے۔ وہ لکھتا ہے۔

”وہ قادیان ام القریٰ ہے۔ جو اس سے منقطع ہو گا اسے کاٹ دیا جائے گا اس سے ڈرو کہ تمہیں کاٹ دیا جائے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ اب مکہ و مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو چکا ہے جبکہ قادیان کا دودھ بالکل تازہ ہے۔“
(حقیقتہ الرویا۔ ص ۶۳)

اسی طرح مرزا کذاب کے پیروکاروں نے مکہ و مدینہ کی شان گھٹانے اور کم کرنے کی سعی مذموم کی اور وہ مکہ مکرمہ کہ جس کی قسم خود رب کریم نے عرش عظیم پر کھائی اور جسے بلد الامین کے لقب سے نوازا اور جس کے بارے میں قرآن میں فرمایا۔ لا اقسام بہاذا البلد۔ (سورۃ البلد)

اب مرزا اپنے ہندو ہونے کا اعلان کرتا ہے ”کرشن میں ہی ہوں“ (تذکرہ۔ ص ۳۸۱)

پھر سکھ ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ ”میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں۔“
(تذکرہ۔ ص ۷۲)

پھر ایک اور قلابازی کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ
میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں، نسلیں ہیں میری بے شمار
(در نشین۔ ص ۱۰۰ مرزا قادیانی)
پھر ان تمام نسلوں پر خط تمنیخ پھرتے ہوئے کہتا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
(در نشین۔ ص ۶۸ مرزا قادیانی)

قادیانی مرزا جہاد کا باغی تھا

سات سمندر پار سے آیا ہوا فرنگی ہندوستان پر قابض ہو چکا تھا لیکن باغیرت
اسلامیان ہند نے اس کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں پہننے سے انکار کر دیا۔ فرنگی کے
خلاف جب بھی کوئی مرد مجاہد نعرہ جہاد بلند کرتا تو کفن بدوش مجاہدین میدان کارزار
میں کود پڑتے اور اپنے خون ناب سے جرات و شجاعت کی ایک رخشندہ تاریخ رقم کر
جاتے۔ سفید چمڑی اور کالے دل والے انگریز نے مسند رسول پر بیٹھنے والوں کو
درختوں سے لٹکایا، پھانسیاں دیں، سر بازار داڑھیاں مونڈ کر سنت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا، برف کے بلاکوں پر باندھ کر ان کی موت کا رقص
دیکھا گیا، دیکھتے ہوئے انگاروں پر لٹا کر ان کی چربی پکھلنے کا ہولناک منظر قمعے لگا کر
ملاحظہ کیا، جیلوں میں بھوکا رکھ کر تڑپا تڑپا کر مارا گیا اور لاشوں کو سور کی کھال میں سی
کر نذر آتش کیا گیا لیکن شہیدان اسلام کے جسموں کے ریشے ریشے اور خون کے
قطرے قطرے سے الجھاد الجھاد کی صداکیں بلند ہوتی تھیں لیکن اس وقت نبی

افرنگ دہلیز فرنگی پر بیٹھا اپنے پچھے منہ اور ارتدادی زبان سے تمنیخ جہاد کے نغمے
الاپ رہا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(اعلان مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم نمبر ۴۹)

(مولفہ میر قاسم علی قادیانی)

گویا دجال قادیانی نے براہ راست نبوت محمدی پر حملہ کیا اور اپنی نبوت کا
انکار کرنے والوں کو کافر اور خارج از اسلام قرار دے دیا اور قادیانی مذہب کو
اسلام کے مد مقابل ایک نئے دین کی شکل دی۔ تاکہ اس طرح یہ مکروہ دین ”نسلا“
بعد ”نسلا“ اس کی بدبودار جھوٹی نبوت کو زندہ رکھ سکے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ جھوٹا دعویٰ نبوت دراصل خاتم الانبیاء حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے کھلی بغاوت اور دنیا میں اسلام کے مد مقابل ایک
نئے قادیانی دین کا اعلان ہے یہ جسارت کوئی معمولی نہیں ہے فتنہ قادیانیت کی سب
سے دل آزار بات یہ ہے کہ قادیانی جو کہ کافر ہیں خود کو ابھی تک مسلمان کہتے ہیں
اور انہوں نے قادیانیت کا ڈھانچہ بھی بالکل اسلام کے ظاہری اعمال کی طرح بنا رکھا
ہے۔ ان کے نام، ان کی ظاہری وضع قطع ان کی مساجد و مدارس ان کے تہوار اور
مذہبی رسوم سب ہی اسلام کی نقل ہیں۔ لیکن اپنے عقائد و اعمال میں وہ اسلام کے
حق میں یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ انہوں نے قادیانیت کو ایک

مستقل دین کی حیثیت سے باقی رکھنے کے لئے بہت گہری نظر سے اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور شریعت اسلامیہ کی ہر چھوٹی بڑی بات کا قادیانی نقطہ نظر سے مطالعہ کیا اور قادیانیت کی پوری دعوت کو انہوں نے منطقی نقطہ نظر سے پیش کیا ہے۔ اس طرح قادیانیوں نے اسلام دشمن طاقتوں کے لئے اسلام کے خلاف بہت بڑا ہتھیار جمع کر رکھا ہے جو اگرچہ سراسر باطل ہے جھوٹ ہے کذب و افتراء اور زبان و قلم کی ہیرا پھیری کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ لیکن مسلمانوں کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ اس مکار، جھوٹے اور فریبی کے دام فریب سے بچنے کے لئے بھی عقل و فہم حاصل کریں اور اس باطل تحریک کے متعلق لڑ بچر کا مطالعہ کر کے اس کے مناظرانہ، منطقیانہ، معصومانہ اور مکارانہ داؤ بیچ کو جانیں، اس کی سخت ضرورت اور بے پناہ اہمیت بھی عہد موجود میں ہے۔

علماء حق کا کردار

جب قادیانی فتنہ نے مسلمانوں کا امن و سکون اور چین و آرام غارت کر دیا۔ امت مسلمہ کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ علماء حق نے اس کے عقائد باطلہ کو مسترد کر دیا۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ، پیر مر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ، پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا کرم الدین بھین رحمۃ اللہ علیہ، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ، صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حامد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی خواجہ محمد امین رحمۃ اللہ علیہ، آف چکوڑی، مولانا انوار اللہ رحمۃ اللہ علیہ، آف حیدر آباد دکن، مولانا نواب الدین رام داسی رحمۃ اللہ علیہ، نے احتجاج کیا اور تحریر و تقریر اور جلسہ و جلوس کے ذریعے کتاب و سنت کے دلائل و شواہد کی یلغار کر دی۔ علماء حق اہلسنت و جماعت نے اس کا بڑا شدید تعاقب کیا حالات کی چیرہ دستیوں کے باوجود مجاہدین ختم نبوت نے ہر محاذ پر جہاد کیا اور قادیانیت کے صنم کدوں کو

اجاڑ کر برباد کرنے کے لئے ہر طرح سے جدوجہد کی اور مرزا کے دجل و فریب کے پردوں کو چاک کر دیا۔ اس داستان دل گداز کی تھوڑی سی جھلک ہم اہل ایمان کے سامنے اس نیت سے رکھ رہے ہیں تاکہ وہ اس سے حوصلہ پائیں اور اسلام کی عظمت و ناموس کے جذبے سے سرشار ہو کر ہر باطل سے ٹکرا جائیں۔

حق گوئی و بے باکی

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی ہوتے ہوئے دیکھ کر امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تڑپ اٹھے اور مسلمانوں کو مرزائی نبوت کے زہر سے بچانے کے لئے انگریز کے ظلم و بربریت کے دور میں علم حق بلند کرتے ہوئے اور شیخ جرات جلاتے ہوئے ایسا فتویٰ دیا کہ جس کا حرف حرف قادیانیت کے سومات کے لئے گرز محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی بنا پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائی اور مرزائی نوازوں کے بارے میں جو فتویٰ دیا وہ مندرجہ ذیل ہے۔

”قادیانی مرتد منافق ہیں مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عز و جل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرنا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے اس کا زنج محض نجس، مردار اور حرام قطعی ہے۔ مسلمانوں کے بایکات کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔ (احکام شریعت۔ ص ۱۱۲، ۱۲۲، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴،

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نے محاذ ختم نبوت پر گراں قدر خدمات سرانجام دیں آپ کی ذات قادیانیوں کی شہ رگ پر نشتر تھی جب مرزا قادیانی کا نام مراد خلیفہ نور الدین نارووال ضلع سیالکوٹ میں وارد ہوا اور قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی آپ اس وقت صاحب فراش تھے چارپائی سے اٹھا نہیں جاتا تھا لیکن عاشق رسول ﷺ کی غیرت نے گوارہ نہ کیا کہ نور الدین دھندلاتا پھرے اور میں یہاں لینا رہوں فوراً حکم دیا کہ میری چارپائی اٹھا کر نارووال لے چلو آپ نے وہاں پہنچ کر نور الدین اور اس کے باطل مذہب کی ایسی مذمت کی کہ نور الدین وہاں سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔

خواجہ قمر الدین کی للکار

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں برکت علی اسلامیہ ہال میں بلائے گئے تمام مکاتب فکر کے کنونشن میں پیکر جرات و غیرت قمر الملت خواجہ قمر الدین سیالوی ﷺ نے انتہائی جذباتی انداز میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا..... ”قادیانیوں کا مسئلہ باتوں سے حل نہیں ہو گا مجھے آپ حکم دیں میں قادیانیوں سے نہپٹ لوں گا اور چند روز میں ربوہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دوں گا۔ (تعارف علماء اہل سنت، مولانا محمد صدیق ہزاروی)

عزت رسول ﷺ

خطیب ختم نبوت صاحبزادہ فیض الحسن ﷺ شاہ نے ملت اسلامیہ کی سوئی ہوئی غیرت کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا..... ”جو جناب خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی ماں بہن کی عزت کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔

سمان رسول ﷺ..... دعوت خدا

مولانا خلیل احمد قادری مرحوم مجاہد اسلام مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری کے فرزند تھے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے جو مجاہدانہ کردار

ادایا اس سے مجاہدین جنگ علامہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے وفائے محبوب ﷺ کے جرم میں آپ کو سزائے موت سنا دی گئی جب یہ خبر آپ کے والد گرامی تک پہنچی جو کہ کراچی جیل میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر علماء کے ساتھ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے تو بہادر بیٹے کے بہادر باپ نے فوراً ”سجدہ میں سر کو رکھ دیا اور فرمایا۔ ”میرے اللہ! ناموس رسالت پر ایک خلیل تو کیا میرے ہزاروں فرزند ہوں تو اسوہ شیری پر عمل کرتے ہوئے سب کو قربان کر دوں۔“

مولانا خلیل احمد قادری مرحوم خود فرماتے تھے کہ دوران قید اندھیری کو ٹھڑی میں میرے سامنے زہریلا سانپ چھوڑا گیا نماز پڑھنے سے روکا گیا۔ سارا سارا دن کھڑا رکھا گیا کئی کئی دن کھانا نہ دیا گیا۔ دوران تفتیش گالیوں سے نوازا گیا۔ بھوک اور پیاس کی شدت سے میرے سینے سے درد اٹھتا اسی لمحہ میں خیال آیا کہ یہاں بھوکا مر رہا ہوں گھر میں ہوتا تو اپنی پسند کے کھانے کھاتا لیکن دوسرے ہی لمحے ضمیر نے ملامت کی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی قربانیوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ میں نے سر جھکا کر توبہ کی لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ اندھیرے میں ایک ہاتھ آگے بڑھا اور آواز آئی۔ ”شاہ جی یہ لے لو..... ایک لفافہ مجھے دیا گیا جس میں کچھ پھل اور مٹھن تھی میں حیران رہ گیا کہ یہ غیبی دعوت جناب خاتم النبیین ﷺ کے صدقہ میں لی ہے وہ پھل اور مٹھائی تین روز تک میں استعمال کرتا رہا۔“

غیرت اقبال

ایک دفعہ سید آغا صدر چیف جسٹس نے لاہور کے عمائد اور مشاہیر کو کھانے پر مدعو کیا حضرت علامہ اقبال ﷺ بھی مدعو تھے اتفاق سے اس محفل میں جھوٹے نبی کا خلیفہ حکیم نور الدین بھی بلا دعوت آچکا تھا جب عاشق رسول علامہ اقبال ﷺ کی نظر اس کذاب کے منحوس چہرہ پر پڑی تو غیرت ایمانی سے علامہ اقبال کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور ہاتھ پر شکن پڑھ گئے فوراً ”اٹھے اور میزبان کو مخاطب کر کے کہا آغا صاحب! آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ باغی ختم نبوت اور دشمن رسالت ماب ﷺ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْغَاثِمُ النَّبِيُّ وَالْبُيُوتِ

عشقِ ختمِ نبیین



کو بھی مدعو کیا اور مجھے بھی! اور کہا ”میں جاتا ہوں میں ایسی محفل میں ایک لمحہ بھی نہیں بیٹھ سکتا حکیم نور الدین چور کی طرح فوراً“ حالات بھانپ گیا اور نو دو گیارہ ہو گیا اس کے بعد میزبان نے علامہ اقبالؒ سے معذرت کی اور کہا میں نے اسے کب بلایا تھا یہ تو خود ہی گھس آیا تھا۔“

اصل زندگی

مجاہد ملت مرد غازی مولانا عبدالستار خان نیازی کو ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں پروانہ شمع ختم نبوت ہونے کے جرم میں سزائے موت کا حکم ہوا جیل میں اور پھر موت کی سزا سن کر مولانا نے جس جرات و استقامت کا مظاہرہ کیا وہ عشق رسالت کا ایک روشن باب ہے۔

مولانا خود فرماتے ہیں۔ ”جب تحریک ختم نبوت کے مقدمہ کے بعد میری رہائی ہوئی اور پریس والوں نے میری عمر پوچھی اس پر میں نے کہا تھا کہ ”میری عمر وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہیں جو میں نے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کی خاطر پھانسی کی کوٹھڑی میں گزار دی ہیں کیونکہ یہی میری زندگی اور باقی شرمندگی.... مجھے اپنی اس زندگی پر ناز ہے۔“

مسلمانوں کی طرف سے مرزا قادیانی کے مزعومات اور خرافات کا بھرپور جواب دیا گیا اس کی سرکوبی کے لئے قدم قدم پر اس کا پیچھا کیا گیا۔ آخر کار مرزا ملعون مرض اسہال میں مبتلا ہو کر ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور کے برانڈر تھ روڈ کی احمدیہ بلڈنگ میں ذلت کی موت مرا جھوٹے نبی نے اپنی غلیظ طبیعت کے عین مطابق اپنی پرتعفن زندگی کا آخری سانس بھی ”نٹی خانہ“ میں لینا پسند کیا۔ مرزا قادیانی کے جہنم رسید ہو جانے کے بعد اس چھکڑے کا کوچوان حکیم فتور الدین المعروف حکیم نور الدین اس کا جانشین ہوا۔ اس نے خانہ ساز نبوت کا کاروبار شنیع سنبھالا چھ سال تک اپنے غلیظ ہاتھوں سے منترہ اور پاکیزہ منصب رسالت و نبوت سے کھیلتا رہا اور آخر کار ۱۹۱۳ء میں موت کے آہنی ہاتھوں نے اسے جہنم میں ہم نشین مرزا بنا دیا۔ ۱۹۱۳ء میں حکیم نور الدین کے انتقال پر مرزا قادیانی کا بڑا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود اپنی

موروثی نبوت کی مسند فراڈ پر نمودار ہوا۔ کسی نہ کسی انداز میں مرزا کے متبعین پوری جرات و جسارت سے اپنے عقائد کی تبلیغ و اشاعت میں لگے رہے اور اب تک لگے ہوئے ہیں۔

اس دوران مولانا سید حبیب شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مرتضیٰ احمد میکش رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ، سفیر اسلام شاہ عبدالعظیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد حسین آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ احمد نورانی، شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا صاحبزادہ فیض الحسن آلو مہار شریف رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا صوفی محمد ایاز خان نیازی نے قادیانی ذریت کا ناطقہ بند کئے رکھا۔

تحریک پاکستان اور قادیانی ذریت

۱۹۴۷ء میں جب برطانوی سامراج نے ہندوستان سے کوچ کرنے کے لئے اپنا بوریا بستر باندھا تو اسے ایک ہی فکر دامن گیر تھی کہ امت مرزائیہ جو مسلمانوں میں گھس کر کام کر رہی ہے ان کے چلے جانے کے بعد بھی یہ فرائض قبیح سرانجام دیتی رہے اور یہ کہ مجوزہ پاکستان میں ان کا مستقبل ہر لحاظ سے محفوظ ہو۔ اس سوچ کے تحت ہی پاکستان کے اندر قادیانیوں کی ایک الگ ریاست قائم کرنے کا خطرناک منصوبہ تیار کیا گیا۔ انگریز گورنر سرفرائس موڈی نے قادیانیوں کو تعمیر ریاست کے لئے ۱۰۳۳ ایکڑ سات کنال آٹھ مرلے اراضی پرانا آنہ فی مرلہ کے حساب سے عطا کر کے جنم میں جلتے ہوئے مرزا قادیانی کی روح کو تحفہ بھیجا۔ ربوہ میں قادیانیوں کو ٹھانڈے ہاتھ کی زندگی گزارنے کے لئے تمام لوازمات مہیا کئے گئے۔ دور دور سے قادیانیوں کو لاکر یہاں آباد کیا گیا۔ بہت سے مسلمانوں کو زمین پیسہ اور اپنی بیٹیاں دے کر مرزائی بنا لیا گیا پاکستان میں رہنے والے مسلمان بھی ربوہ میں داخل نہیں ہو

سکتے تھے شر ربوہ میں قادیانیوں کی اپنی حکومت تھی اور قادیانیوں کے خلیفہ کا ہر حکم وہاں قانون کا درجہ رکھتا تھا۔ ۱۹۷۴ء میں امت کی تاریخی جدوجہد کے نتیجہ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے متعلق فیصلہ دے کر ربوہ کو کھلا شہر قرار دے دیا لیکن آج بھی ربوہ شہر عملی طور پر قادیانیوں کے زیر تسلط ہے پوری دنیا میں ارتدادی لٹریچر ربوہ سے روانہ کیا جاتا ہے، پاکستان میں تخریب کاری کے اکثر منصوبے ربوہ ہی میں تیار ہوتے ہیں، بھارت اور اسرائیل کے جاسوسوں کی پناہ گاہ بھی ربوہ ہی ہے ربوہ ہی فرنگی تعمیر کا وہ تعمیر کردہ قلعہ ہے جس کے اندر بیٹھے قادیانی عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں اور کفر و ارتداد کے تیروں سے ملت اسلامیہ کے جگر کو گھائل کر رہے ہیں مکار انگریز کی دوسری خواہش پاکستان کے اقتدار میں قادیانیوں کی شمولیت تھی تاکہ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے اندرونی راز صبح و شام اس تک پہنچتے رہیں اور یہ کہ قادیانی امت معاشی و معاشرتی لحاظ سے مزید مستحکم ہو سکے۔

اقتدار کے ایوانوں میں نقب

ایک سازش کے تحت نوزائیدہ پاکستان میں بدنام زمانہ قادیانی سر ظفر اللہ کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کرایا گیا۔ وزارت خارجہ ایسے اہم قلمدان پر قابض ہونے کے بعد نثار پاکستان ظفر اللہ خان نے بیرون ملک پاکستانی سفارت خانوں میں قادیانی افسروں کا جال بچھا دیا۔ بیرونی یونیورسٹیوں میں سرکاری وظائف پر قادیانی طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیجا اندرون ملک اپنا اور اپنے آقا کا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر بٹھایا تھوڑی ہی دیر میں پاکستان کی اکثر کلیدی آسامیوں پر قادیانی سانپ لراتے نظر آنے لگے اور فتنہ قادیانیت نے پاکستان میں مضبوط قدم جمائے انگریز اپنے خود ساختہ و خود کاشتہ پودے کو پاکستان میں ایک تاور درخت کے روپ میں دیکھ کر خوشی سے لوٹ لوٹ جانے لگا۔

قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ جب قادیانیوں کی سرگرمیاں حد سے بڑھ گئیں تو مسلمانوں کا پیانہ صبر لبریز ہو گیا۔

۵۳ء کی تحریک ختم نبوت

حکومت قادیانیت نواز بن گئی تھی تو اس کے خلاف ۱۹۵۳ء میں جمعیت علماء پاکستان کے صدر اور کل پاکستان مجلس عمل ختم نبوت کے سربراہ مفسر قرآن مجاہد اسلام سید ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ خطیب وزیر خان مسجد لاہور کی قیادت میں تحریک چلی۔ ۵۳ء کی تحریک جب ان کی قیادت میں چلی تو ختم نبوت ہی کے سلسلے میں کراچی میں منعقدہ اجلاس میں شمولیت کے لئے ملک بھر سے جانے والے علماء کو علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ اس دوران قادیانیت کی جڑ کاٹ دینے اور مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کی زوردار تحریک انھی 'مجاہدین ختم نبوت اور شیخ رسالت کے پر دانوں نے جان کی بازی لگا دی۔ اس دوران پورا لاہور ختم نبوت کے رضا کاروں کے نعروں سے گونج گیا۔ ہر جانب سناٹا طاری تھا، گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور احتجاج لاہور کے گلی محلے اور سڑکیں سراپا احتجاج بن گئیں۔ اس دوران ۱۳ ہزار نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ پورا لاہور فداکین ختم نبوت کے خون سے گل رنگ ہو گیا۔

تحریک کے دوران مجاہدان ختم نبوت پر جابر حکمرانوں نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے کہ جنہیں دیکھ کر ہلاکو اور چنگیز کی گردیں بھی شرم سے جھک جائیں۔ شہداء کی لاشوں کو سڑکوں پر تھسیٹا جاتا اور انہیں کارپوریشن کی کوڑا کرکٹ اٹھانے والی گاڑیوں میں بھر کر دور دراز علاقوں میں گڑے کھود کر دفن کر دیا جاتا یا دریائے راوی کی لہروں کے سپرد کر دیا جاتا۔ مقدمات برداشت کئے، اذیتوں سے دوچار ہوئے اور سالہا سال تک جیل کی کال کوٹھڑیوں میں گزار دیئے مگر ناموس رسالت

کی پاسبانی کا فریضہ مکمل غیرت ایمانی سے ادا کر دیا۔

قادیانیوں کی سازشوں، بد معاشیوں اور دیسہ کاریوں کے مقابل غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جان و مال لٹا دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے کراچی سے خیبر تک پورے ملک میں تحریک ختم نبوت ایک بے کراں موج بن کر چھا گئی۔ نئے عوام اور مظلوم علماء پر گولی ولاٹھی کی سرکار ٹوٹ پڑی مگر۔

غلامان محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے

یہ سرکٹ جائے یا رہ جائے پروا نہیں کرتے

قریب تھا کہ ہزاروں زخمیوں، قیدیوں اور مظلوم مسلمانوں کی جدوجہد کے سامنے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے۔ مگر حکومت کے ظلم و تشدد اور فوج کی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ لاہور میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا درندہ صفت جنرل اعظم خان کو مارشل لاء ایڈ مسٹریٹر مقرر کیا گیا اس پتھر دل مرزا کی نواز جرنیل نے بے رحمانہ ہتھکنڈوں سے کام لے کر بڑی سفاکی اور بربریت سے غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تہ تیغ کیا اور تحریک کو دبا دیا۔ عجیب یہ ہے کہ ۳۹ء تا ۵۵ء کی اسمبلی میں شبیر احمد عثمانی (دیوبندی) اور ۶۲ء کے ایوبی آئین کی تشکیل اور اس کے زیر سایہ اسمبلی میں مولانا مفتی محمود (دیوبندی) اور غلام غوث ہزاروی (دیوبندی) موجود تھے۔ مگر پاکستان کے کسی پارلیمانی فورم پر قادیانیت کا مسئلہ اٹھانے کی کسی کو سعادت حاصل نہیں ہوئی۔

امام شاہ احمد نورانی کا تاریخی کردار

۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کو قادیانیوں کی سازش سے پاکستان ٹوٹ کر آدھا رہ گیا تو ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے تحت ۲۳ اپریل ۱۹۷۲ء کو بقیہ پاکستان میں اسمبلی کا پہلا اجلاس ذوالفقار علی بھٹو نے بلایا تو اس پہلے اجلاس میں پہلے ہی روز قائد اہلسنت مفکر اسلام امام شاہ احمد نورانی نے قادیانیت کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس سے پہلے

ڈھاکہ میں جب قائد اہلسنت کی قیادت میں جمعیت کا وفد یحییٰ خان سے مذاکرات کرنے گیا تو آپ نے یحییٰ خان کے سامنے قادیانی ایم ایم احمد اور ملت احمدیہ کی سازشوں کو چاک کیا اور ان کی سرگرمیوں کو اسلام اور پاکستان کے خلاف خطرناک قرار دیا۔ آپ نے مسلمان کی تعریف آئین میں شامل کروائی، اور پھر یہ سوال اٹھایا کہ کیا قادیانی اس تعریف پر پورے اترتے ہیں، اگر نہیں اترتے تو وہ مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ آپ کی لکھی ہوئی مسلمان کی تعریف جو کہ آئین کا حصہ اور صدر و وزیراعظم، گورنر و وزیراعلیٰ، سینٹ و اسمبلی کے سپیکر و چیئرمین کے لئے حلف نامہ بھی ہے۔ وہ یہ ہے۔

”میں محنت کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں خدا کی واحدانیت پر یقین رکھتا ہوں۔ قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے اور یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری پیغمبر ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔“

قادیانیوں کے خلاف امام شاہ احمد نورانی پارلیمانی جدوجہد جاری تھی کہ اسی دوران ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ کا سانحہ پیش آیا۔ ہوا یہ کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے کچھ طلبہ ایک تفریحی وزٹ پر اسلام آباد اور شمالی علاقہ جات میں گئے۔ واپسی پر جب ربوہ سے گزر رہے تھے تو قادیانی جماعت نے اپنے موجودہ گرو مرزا طاہر کی قیادت اور اس وقت کے سربراہ مرزا ناصر کی سرپرستی میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر گاڑی رکتے ہی طلبہ پر دھاوا بول دیا اور مسلمان طلباء پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے۔ اس واقعہ سے پورا ملک گونج اٹھا۔ طلبہ چیخ و پکار میں ڈوبے اور زخموں سے کراہتے جب فیصل آباد اور خانیوال و ملتان پہنچے تو ایک کھرام بپا ہو گیا۔ ایک ماتم کا سماں تھا۔ ملتان میں تاجدار ملتان پیر طریقت مولانا حامد علی خان رحمہ اللہ نے اس کا فوری نوٹس لیا۔ اور آپ نے قوم کی راہنمائی نیز قادیانیوں کی سرکوبی کے لئے بروہا پے کے باوجود میدان عمل میں نکل آئے۔ اس واقعہ کے خلاف آپ نے شدید ترین رد عمل ظاہر کیا۔ آپ کی آواز پر علماء اور عوام کا جم غفیر جمع ہو گیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ملتان تو کیا پورا ملک ختم نبوت کے دیوانوں اور ناموس رسالت کے

دیوانوں کے قدموں کی چاپ سے گونج اٹھا۔ فیصل آباد میں صاحبزادہ افتخار الحسن پروانہ شمع رسالت بن کر اور دیگر علماء قادیانی فتنہ کے خلاف سرگرم عمل ہو گئے۔ لاہور میں مولانا عبدالستار خان نیازی اور سید محمود احمد رضوی، مولانا غلام علی اوکاڑوی، ملک محمد اکبر ساقی اتر اڑیٹھ نے قیادت سنبھالی۔ ملک کا ایک ایک بچہ تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ پر کٹ مرنے کے لئے تیار کھڑا تھا۔ اضطراب کی ایک زنجیر تھی کہ پھیلتی چلی گئی۔ بوڑھے بوڑھے علماء اپنی صحت و آرام کو نظر انداز کر کے حجروں سے باہر نکل آئے۔

ایسے میں آنجنابی جنم مکانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے خلاف امام نورانی شمشیر جگر دار بن کو مطلع حالات پر ابھرے۔ اس پس منظر میں قائد اہلسنت مفکر اسلام مجاہد دین و ملت عالم ربانی حق و صداقت کی نشانی جگر گوشہ حضرت صدیق اکبر رحمہ اللہ حضرت امام شاہ احمد نورانی نے اپوزیشن کو اپنے ساتھ ملا کر ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کر دی۔ جس کا متن درج ذیل تھا۔

جناب سپیکر
قومی اسمبلی پاکستان
محترمی!

ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں!
ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا، نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں، اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔

نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے یہ مرزا غلام نہ کور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا

مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرۃ اسلام سے خارج ہیں۔
نیز ہرگاہ ان کے پیروکار، چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمانوں کے
ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی
طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں، جو مکہ المکرمہ کے
مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام 6 اور 10 اپریل 1974 کے
درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے 140 مسلمان تنظیموں
اور اداروں کے وفد نے شرکت کی، متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ
قادیانیت، اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے، جو ایک اسلامی
فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنا چاہیے کہ مرزا غلام احمد
کے پیروکار، انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی
اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے، تاکہ اس اعلان کو موثر بنانے کے
لیے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز
حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب
اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

محرکین قرارداد

- 1- مولانا مفتی محمود
- 2- مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری
- 3- مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی
- 4- پروفیسر غفور احمد
- 5- مولانا سید محمد علی رضوی
- 6- مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)
- 7- چودھری ظہور الہی
- 8- سردار شیراز خان مزاری
- 9- مولانا محمد ظفر احمد انصاری
- 10- جناب عبدالحمد چوٹی
- 11- صاحبزادہ احمد رضا قصوری
- 12- جناب محمود اعظم فاروقی
- 13- مولانا صدر الشہید
- 14- مولانا نعمت اللہ
- 15- جناب عمرہ خان
- 16- مخدوم نور محمد

- 17- جناب غلام فاروق
- 18- سردار مولانا بخش سومرو
- 19- سردار شوکت حیات خان
- 20- حاجی علی احمد تالپور
- 21- جناب راؤ خورشید علی خان
- 22- جناب رئیس عطا محمد خان مری
- بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کیے۔
- 23- نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی
- 24- جناب غلام حسن خان دھاندلا
- 25- جناب کرم بخش اعوان
- 26- صاحبزادہ محمد نذیر سلطان
- 27- مرغلام حیدر بھروانہ
- 28- میاں محمد ابراہیم برق
- 29- صاحبزادہ صفی اللہ
- 30- صاحبزادہ نعمت اللہ خان شنواری
- 31- ملک جہانگیر خان
- 32- جناب عبدالباقی خان
- 33- جناب اکبر خان مہمند
- 34- میجر جنرل جمالدار
- 35- حاجی صالح محمد
- 36- جناب عبدالملک خان
- 37- خواجہ جمال محمد گوریچہ



قائد اہل سنت نے قومی اسمبلی میں پرائیویٹ بل پیش کیا جس پر قومی اسمبلی
کے ۲۸ معزز اراکین کے دستخط تھے۔ یہ بل حزب اختلاف کی طرف سے تھا۔ ان
دونوں قائد ایوان ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے
سرکاری طور پر بل پیش کیا۔ جناب سپیکر اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خان کی
صدارت میں معزز ایوان اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث شروع ہو گئی۔ قادیانی اور
لاہوری گروپ نے اپنے اپنے محضر نامے پیش کئے، جس کے جواب میں ”ملت
اسلامیہ کا موقف“ نامی کتابچہ تیار کیا گیا۔

اس کی تیاری میں مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا عبدالتار خان
نیازی، مولانا محمد امجد علی، مولانا محمد علی رضوی، مولانا محمد شفیع اوکاڑوی،
پروفیسر سعید شاہ، فرید الحق، ظہور الحسن بھوپالی، مفتی محمد حسین قادری اور دیگر
حضرات نے حوالہ جات کی تلاش و تحقیق میں دن رات کام کیا۔

۵ اگست ۱۹۷۳ء کو باضابطہ طور پر اسمبلی کے فلور پر قادیانی مسئلہ پر کارروائی کا آغاز ہوا اور بحث شروع ہو گئی۔ جو کہ ۶ ستمبر ۱۹۷۳ء تک رہی اور ۷ ستمبر کو حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

حضرت قائد اہلسنت نے گزشتہ برس کراچی میں ملاقات کے دوران مجھ سے ارشاد فرمایا کہ

”جب قومی اسمبلی میں کارروائی چل رہی تھی تو حضرت مولانا حامد علی خان نائب صدر جمعیت علماء پاکستان نے مجھے مشورہ دیا کہ بھٹو صاحب ٹال مٹول کر رہے ہیں اور وہ قادیانیوں کو ناراض نہیں کرنا چاہتے لہذا صرف اسمبلی کے اندر ہی جنگ نہ لڑیں بلکہ عوامی دباؤ بڑھانے کے لئے عوام کے اندر تحریک پیدا کریں تاکہ حکومت پر دباؤ بڑھ سکے۔ ہم نے حضرت پیر طریقت مولانا حامد علی خان رحمہ اللہ کے مشورہ کے عین مطابق حکومت کو مجبور کرنا شروع کیا۔ جب تحریک چلی تو علماء گرفتار ہوئے، انہیں پابند سلاسل کیا گیا، ہڑتالیں ہوئیں، مقدمات بنے، ہتھکڑیاں لگیں اور حکومتی غنڈے تحریک ختم نبوت کو دبانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتے رہے۔ مگر ہم کسی سختی اور دباؤ کو خاطر میں نہ لائے اور آخر کار کامیاب ہوئے۔“

اگست ۱۹۷۳ء میں آج سے ۲۰ سال قبل مولانا شاہ احمد نورانی نے ختم نبوت کانفرنس دہاڑی سے خطاب فرماتے ہوئے کہا۔

”ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ پاکستان میں ایسے لوگوں کا مقام کیا ہے؟ جو اسلام کے غدار اور ختم نبوت کے دشمن ہوں اب ضرورت ہے کہ ایسے لوگوں کا مقام معین کر دیا جائے تاکہ آئندہ کسی دیکوس اور غدار کو یہ جرات نہ ہو کہ مقام ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو چیلنج کر سکے۔ آج سے پہلے یہ مسئلہ منبر و محراب پر زیر بحث رہتا تھا۔ ۵۳ء کی تحریک میں یہ منبر و محراب سے چل کر گلیوں میں بازاروں میں اور کوچوں میں آیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ حالات کی تبدیلی کے ساتھ ہی وہ مسئلہ جو کل تک منبر و محراب پر زیر بحث تھا۔ گلیوں، کوچوں اور بازاروں تک محدود تھا لیکن آج وہی مسئلہ قومی اسمبلی

کے ایوان میں موجود ہے۔ آج قومی اسمبلی میں یہ بحث ہو رہی ہے اور یہ طے کیا جا رہا ہے کہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں، خاتم النبیین کے باغیوں، اسلام کے غداروں، یودیوں کے جاسوسوں اور ہندوستان کے ایجنٹوں کا اس ملک میں سیاسی اور مذہبی مقام کیا ہے؟

قومی اسمبلی ابھی یہ طے کر رہی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے یا نہیں؟ لیکن جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے اس پر عوام نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔ انہوں نے مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا سب کے سب نے دو ماہ کے عرصے میں مسلسل اور متفقہ طور پر بڑی منظم اور پر امن ملک گیر ہڑتال کر کے کراچی سے لے کر خیبر تک یہ بتا دیا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کا وہی مقام ہے جو یہاں کی غیر مسلم اقلیت میں یودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کا اور ہر اس اقلیت کا ہے جو پاکستان میں رہتی ہے اور غیر مسلم ہے۔“

(صفحہ ۱۱ کتابچہ تاج و تخت ختم نبوت از امام شاہ احمد نورانی)

حکومت کے خلاف چلنے والی اس تحریک کے حوالے سے اپنے خطاب میں قائد محترم نے مزید فرمایا۔

”پر ائم فسطیاد رکھیں! ان کے نمائندے نوٹ کر لیں اور اچھی طرح سے لکھ لیں کہ آج جس طرح تم علماء اور طلباء کو گرفتار کرنے کے بعد ان فداویوں کو اذیت دے رہے ہو کل تمہاری باری بھی آئے گی۔ تم بھی زیر عتاب آ سکتے ہو“

جمعیت علماء پاکستان کے نائب صدر سید محمود شاہ گجراتی کو میانوالی جیل میں تین دن تک پانی نہیں دیا۔ کنجاہ جیل میں ختم نبوت کے ۳۵ علماء و مجاہدین ختم نبوت تحریک میں حصہ لینے کے جرم میں قید کئے گئے۔ کئی دن انہیں پینے کا پانی تو کجا وضو کے لئے پانی نہیں دیا گیا۔ آج حکومت یہ سمجھتی ہے کہ علماء کو جیلوں میں بند کر کے اذیتیں دیں گے تو وہ معافیاں مانگ کر واپس چلے جائیں گے۔ لیکن میں بتا دوں کہ یہ جیل کی اذیتیں، یہ کال کوٹھڑیاں، یہ بھوک پیاس تحریک ختم نبوت کے فداویوں کے موقف کو کمزور نہیں کر سکے گی تم اگر چاہو اور تمہارا بس چلے تو ہمیں پھانسی کے طاقتوں پر

چڑھا دو ہمیں آگ کے جلتے ہوئے شعلوں میں پھینک دو تم جو بھی کر سکتے ہو کر لو،
ہمارا تو بس ایک ہی نعرہ ہے۔

ساڈی جند ساڈی جان ساوے روضے توں قربان
(صفحہ نمبر ۲۵ کتابچہ تاج و تخت ختم نبوت از امام شاہ احمد نورانی)

امام شاہ احمد نورانی نے مزید فرمایا۔

معزز سامعین! آج بھٹو صاحب کہتے ہیں کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت کیسے
قرار اداوں، بیرونی دباؤ بڑھ رہا ہے، ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کا دباؤ قبول
نہیں کرتے اور دوسری جانب کہتے ہیں دباؤ بڑھ رہا ہے ماشاء اللہ بھٹو صاحب کی
نازک کمر پر بیرونی دباؤ بڑھ رہا ہے اس کے تو ٹکڑے ہو جائیں گے۔ آپ تو جانتے
ہوں گے کہ ہمارے ملک کا وزیر اعظم کس قسم کا آدمی ہے وہ کس خیر سے بنا ہوا ہے
اور اس کو کیا کمالات حاصل ہیں وہ تو کبھی روٹی کی ڈگڈگی بجاتا ہے، کبھی کپڑے
کی ڈگڈگی بجاتا ہے اور کبھی مکان کی ڈگڈگی بجاتا ہے اور وہ کبھی بارہ بارہ کلمے کی
ڈگڈگی بجاتا ہے۔ اب پتہ نہیں وہ کلمے کس کس کے لگ رہے ہیں اور کس کس کو
مل رہے ہیں ہم نے بالکل صفائی کے ساتھ حکمرانوں کو کہہ دیا ہے کہ تم جتنا زور آزما
سکتے ہو آزماؤ، ہم آزمائش کی منزل سے گزر گئے ہیں۔

دیکھو! ہمارے طالب علم نوجوان کیسے تحفظ عظمت رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم کے لئے قربانی دے رہے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں ناموس رسالت پر نثار کر رہے
ہیں۔ اللہ ان انجمن طلباء اسلام کے مجاہدین کی عمروں میں برکت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ
ان کو فاروق اعظم کی شجاعت اور علی المرتضیٰ کی بہادری نصیب فرمائے کہ آج ان کا
خون تحریک ختم نبوت کی آواز پر گرم ہو رہا ہے۔ میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔
(صفحہ نمبر ۲۹ کتابچہ تاج و تخت ختم نبوت)

اسی تقریر میں ایک جگہ مزید فرمایا۔

”بڑی عجیب بات ہے کہ مسلمان مرزائیوں کا بائیکاٹ کرتے ہیں تو بھٹو
صاحب کے پیٹ میں درد اٹھتا ہے۔ وہ اپنے محل میں بیٹھے بیٹھے پریشان ہو جاتے

ہیں۔ وہ عوام سے کہتے ہیں کہ میں تو سب کا نمائندہ ہوں، میں تو قوم کا خدمت گزار
ہوں، تنخواہ بھی نہیں لیتا ہوں، یہ بالکل جھوٹ ہے، اس غریب ملک کے امیر
وزیر اعظم کا سالانہ خرچ بانوے لاکھ روپے ہے۔ یہ وہ بانوے لاکھ ہیں جو بجٹ میں
منظور کرائے گئے، میرے پاس آؤ، ثبوت دیتا ہوں، اوپر سرکاری مرگلی ہوئی ہو
گی۔ جب وزیر اعظم کا بجٹ اسمبلی میں پیش ہوا ہم بھی وہاں بیٹھے یہ تماشہ دیکھ رہے
تھے۔ ہم تو اسمبلی میں ان لوگوں کا تماشہ دیکھنے کے لئے ہی بیٹھے ہیں۔ اس لئے کہ یہ
اسمبلی کے اندر بغیر پیسے کا تماشہ دکھاتے رہتے ہیں اور ان میں سے ایک سے ایک
اونچا مداری ہے یہ جو ڈرامے کرتے ہیں انہیں دیکھنا پڑتا ہے۔ پچھلے سال بھٹو
صاحب کی تنخواہ ۵۷ لاکھ روپے تھی، جو اس سال بڑھ کر ۹۲ لاکھ ہو گئی ہے۔ بس
ایک کروڑ میں سے آٹھ لاکھ کم رہ گیا ہے وہ بھی پورا ہو جائے گا۔ یہ غریب ملک کا
غریب، عوامی اور سوشلسٹ وزیر اعظم ہے۔“
(صفحہ نمبر ۳۱، ۳۲ کتابچہ تاج و تخت ختم نبوت از امام شاہ احمد نورانی)

قومی اسمبلی کا فیصلہ اور نتائج و عواقب

کئی مہینوں کی مسلسل جدوجہد اور اسمبلی کی کاروائی و بحث و مباحثہ کے بعد ۷
ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا
تاریخ ساز فیصلہ کیا میں سمجھتا ہوں کہ جمعیت علماء پاکستان کی پارلیمانی جدوجہد اور قائد
اہلسنت امام شاہ احمد نورانی کا یہ تاریخی کارنامہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے اتنا اہم ہے
کہ صدیوں لوح تاریخ پر نقش رہے گا۔ ۷ تا ۹ اگست ۱۹۷۴ء اس قادیانی اقلیت کی
سرگرمیاں، جدوجہد، سازشیں اور بین الاقوامی مہمات سراسر اسلام دشمنی پر مبنی ہیں
میں تو اپنے پڑھنے والوں کو صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کماں سے کماں پہنچ گئی
ہے مگر ہماری کوتاہی اور غفلت کی بدولت آج سکوت طاری ہے۔
افسوس کہ ہمارے سیاسی قائدین، تحریکی کارکنان، واعظین اور خدا ترس علماء

کرام عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی سازش کے حوالے سے سطحی معلومات رکھتے ہیں جس کی بدولت وہ قادیانی لعینوں کا بھرپور آپریشن نہیں کر پاتے بلکہ چرب زبان اور مکار قادیانی انہیں آسانی سے مات دے دیتا ہے۔

اس لئے ضرورت ہے کہ قادیانیت اور دوسرے فرق ضالہ کی زبان بندی اور سرکوبی کے لئے ہم اپنے اجتماعی جماعتی ماحول کو علمی معلومات سے آراستہ کریں زیادہ سے زیادہ لڑیچہ فراہم کریں اسلام دشمن گمراہ بدعقیدہ اور بددیانت فرقوں کے باطل عقائد اور ان کا نہایت گہری نظر سے مطالعہ کریں۔ اگر اب بھی امر بالمعروف کے ساتھ نہی عن المنکر کا فریضہ پوری شدت و جوش اور دلائل و براہین کے ساتھ ادا نہ کیا گیا تو منکر طاقتیں معروف کے مقابل کھڑی ہو کر اس کی سچائی اور حقانیت کو غیر موثر بنا دیں گی۔

مسلم امت کی ذمہ داری اور آخری انتباہ

بلاشبہ قادیانی فتنہ اپنے اندر ہزار کمزوریوں اور باطل نوائیوں کے باوجود آج تمام دنیا میں پھیل چکا ہے۔ منظم ہے، باوساکن ہے، میڈیا اس کے ہاتھ میں ہے۔ ہر جانب ان کے لڑیچہ کی بھرمار ہے۔ ہم اس کے خلاف اگر قراردادیں ہی پاس کرتے رہے، چھوٹے چھوٹے رسائل چھاپتے رہیں، کارنر میٹنگز اور جلسے و جلوس وغیرہ کرتے رہیں تو یہ ناکافی ہے۔ ہمیں ان کی مذمت کے لئے موثر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ مگر وہ عالمی ٹی وی پر اپنے ذاتی چینل سے ڈش کے ذریعے جھوٹ کو سچ، مکر کو فن کی حیثیت سے دنیا میں عام کرتا چلا جا رہا ہے۔ اسی سطح پر بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر اس کا رد کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ قادیانیت جیسے مسئلے پر امت مسلمہ کا سواد اعظم متحد ہے اب ضرورت ہے کہ اس کے پس منظر اور پیش منظر پر مسلسل روشنی ڈالی جاتی رہے تاکہ مسلمانان عالم اس فتنے کے تدارک اور سد باب کے لئے درست درست حکمت علمی وضع کر سکیں۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی جماعتی صفوں کو جلد از جلد درست کریں تاکہ اسلام کو درپیش چیلنجوں بالخصوص قادیانیوں کی زہر نالیوں اور ان کے خبث باطن سے پوری طرح واقف ہو سکیں۔ یہ کام جیسی ہو گا کہ خود ہمارے ماحول میں اتحاد و یکجہتی کی فضا پیدا ہو محبت و اخوت کے پھول کھلیں۔ مسلمان امت کے جذبے جواں ہیں ان کے دلوں میں مرزا کی جعلی نبوت کے تار و پور بکھیرنے کی اور اس کی نام نہاد ملت کے فراڈ کا قلع قمع کرنے کی حسرتیں باقی ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں مچلنے والا طوفان اپنی شکستہ دلی کے باوجود پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔

ہری ہے شاخ تنہا ابھی جلی تو نہیں
جگر کی آگ دہی ہے مگر بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میدان، مگر جھکی تو نہیں

آج ہمیں ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ حالات کا ادراک کرنا چاہئے اور ملک و قوم اور اپنے بہتر مستقبل کی فکر کرنا چاہئے اپنی نئی نسل کو زیور علم سے آراستہ کر کے صحیح عقائد اور درست راستوں پر چلانا چاہئے اسی میں ہماری بھلائی ہے اور یہی راستہ ہماری نئی اور آئندہ نسلوں کے مستقبل کو محفوظ بنا سکتا ہے کیونکہ۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

(اقبال رٹھیہ)

آپ لوگ اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہیں کہ وطن عزیز کی اکثر کلیدی آسامیوں پر قادیانی لابی مسلط ہے فوج اور بیورو کریسی میں ان کے لوگ موجود ہیں ملکی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ اور پرنٹ میڈیا پر ان کا تسلط ہے ان کے پاس ایک



کا

بایکاکاٹ

مسلمانوں کے ضمیر پر ایک دستک



منظم نیٹ ورک ہے بڑے بڑے ادارے ہیں بے پناہ لٹریچر ہے بہت زیادہ وسائل ہیں سائنسی تکنیک سے کام لے کر وہ اپنی دعوت گھر گھر پہنچا رہے ہیں ان کی سرگرمیاں بڑی پراسرار اور خطرناک ہیں۔ وہ اسلام دشمنی کا کوئی موقع ضائع نہیں جانے دیتے مال و منال اور وسائل کی فراوانی کے بل بوتے پر وہ لادین اور لبرل عناصر کو چمک دکھا کر اکثر اپنے دام فریب میں اتار لیتے ہیں ہمیں چاہئے کہ قادیانیت کا مطالعہ کریں ان کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں ان کی دعوت کا جائزہ لیں ان کے طریقہ واردات کو سمجھیں اپنے جرائد و رسائل کا مطالعہ کریں اپنی جماعت کی آواز پر لبیک کہیں اس کے اجتماعات کو کامیاب بنائیں اس کے معاون و مددگار ثابت ہوں اگر جماعت مضبوط ہوگی تو ظلم کے ہر نشان کو اور قادیانیت کے ہر دار کو ناکام بنایا جا سکتا ہے علماء کو اس حوالے سے بنیادی کردار ادا کرنا چاہئے قائدین جمعیت علماء پاکستان اور کارکنان تحریک نظام مصطفیٰ کو پوری ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا ہو گا اپنے اپنے علاقہ میں اپنے حلقے بنائیں لوگوں کے اندر ذوق پیدا کریں ہر کلمہ گو مسلمان کو اس باطل تحریک کی سرکوبی کے لئے دعوت دیں اور اس سے تعاون حاصل کریں اگر آپ اٹھ کھڑے ہوئے کمر بستہ ہو گئے اور میدان کار میں نکل آئے تو یقیناً لوگ تعاون کریں گے ساتھ دیں گے نتائج بہتر ہوں گے اور اللہ کی مدد بھی شامل حال ہو گی۔ کیونکہ

بڑھے جو مجاہد تو بولے نقیب

نصر من اللہ و فتح قریب

آپ کو قدم قدم پر اپنے ارد گرد قادیانی طریقہ کار کے کچھ فرق کے ساتھ نمازیں ادا کرتے نظر آئیں گے زکوٰۃ دیتے ملیں گے قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے کلمہ یہ بھی پڑھیں گے دیگر عبادات و ریاضات اور اقدار و روایات پر بھی عمل پیرا نظر آئیں گے آپ ان سے مانوس نہ ہو جانا بلکہ ان کے حوالے سے متوجہ ہو کر فکر مند ہو جانا چاہئے ان کو اسلام کے تصور توحید، دین اسلام، پیغمبر اسلام، انبیائے کرام اور جنت و دوزخ اور آخرت کے حوالے سے درست عقائد کی تبلیغ

کریں ان کو آخرت کے انجام سے آگاہ کریں ان کے دل میں خوف خدا پیدا کر دیں۔

لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

جب کوئی بھٹکا ہوا آپ کی تبلیغ اور دعوت سے راہ راست پر آجائے تو اسے اپنے سینے سے لگائیں اپنے درمیان اسے عزت دیں اس کو وقار عطا کریں تحفظ فراہم کریں اس کی ہر طرح سے دل جوئی کریں غریب ہے تو معاشی تحفظ دیں بے ہنر ہے تو ہنرمند بنادیں 'ملازمت دلوا دیں کاروبار کروادیں اپنے ساتھ ایڈ جسٹ کر لیں ہر طرح سے اس کا خیال رکھیں تو وہ آپ کے حسن اخلاق اور سچی محبت و اخلاص کی وجہ سے جلد ہی آپ میں رچ بس جائے گا مگر اس کار خیر اس حسن عمل اس اخلاق و اخلاص کا اجر دینا و آخرت میں اللہ تعالیٰ آپ کو دے گا ویسے بھی انسان کی زندگی کا کوئی مقصد ہونا چاہئے اور وہ مقصد اگر اشاعت اسلام ہو کر رہ جائے تو بہت خوب رہے کسی نے کیا خوب کہا ہے

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلمانوں میں اسی لئے نمازی

کلیدی پوسٹوں پر موجود قادیانی، سرکاری و غیر سرکاری اداروں کا روبرو کمپنیوں پر ایسیٹ انڈسٹریوں اور کارخانوں میں، دفاتر میں یہ لوگ مسلمان ملازمین کو ناجائز اور غیر محسوس انداز سے تنگ کرتے ہیں۔ ریکارڈ خراب کروادیں گے، ٹرانسفر کروادیں گے اس حوالے سے مسلمانوں کو غیرت ایمانی دلانے ان کے ذہن و ضمیر کو جھنجھوڑنے اور انہیں بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہ ایسے لمحات میں ایک دوسرے کے مدد و معاون ثابت ہوں، ایک دوسرے کا سہارا بن سکیں۔ اقبال کے الفاظ میں میری دعا ہے کہ

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

حقائق پوچھ لے ہیں!

الفصل

کتاب: کلام، جلد: ۱، فصل: ۱، باب: ۱، آیه: ۱، رقم: ۱

محترم چوہدری شاہنواز صاحب رحلت فرما گئے

اجاب: مدت کو نایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ کرم جو مدیث پرنس صاحب ۱۰۲۳ھ ۱۹۰۰ء کی کتب
۱۰۲۳ھ میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے، یہی سبب ۸۵ برس تھی۔

[illegible]

جنگل
28 جولائی 1410ھ، 1990ء

[illegible]

آه اچودھری شاہنواز

• 1900-1918 (8) and 1919-1920 (2)

مستحق و بنده را که از حقش بماند
تا آنکه بپایان از حقش نماند
بجز آنکه بپایان از حقش نماند
بجز آنکه بپایان از حقش نماند
بجز آنکه بپایان از حقش نماند
بجز آنکه بپایان از حقش نماند

یہ اخباری خبریں اور تراشے اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ شیخو ان قادیانیوں کی ملکیت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعیت علمائے پاکستان JUP

- | | |
|-----------------------|---|
| ○ ایک عالمگیر تحریک | فروع مشن مصطفیٰ اور غلبہ اسلام کے لئے |
| ○ ایک نئی دعوت | تحفہ مقام مصطفیٰ اور امن عالم کے لئے |
| ○ ایک توانا آواز | قرآن و سنت کی ترویج و اشاعت کے لئے |
| ○ ایک درس محبت | جانبی روایات اور نسلی امتیازات مٹانے کے لئے |
| ○ ایک مستحکم لڑی | داعیان اسلام کے درمیان اتحاد و یکجہتی کے لئے |
| ○ ایک منظم جدوجہد | عدل و مساوات پر مبنی معاشرے کے قیام کے لئے |
| ○ ایک مسلسل جہاد | ثانہ انصافی، ظلم اور استحصال کے خاتمے کے لئے |
| ○ ایک مستقل علاج | لسانی، علاقائی، مگروہی تعصبات، جھگڑوں اور نفرتوں کے لئے |
| ○ ایک عظیم تربیت گاہ | انسانیت کو علم و عمل کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے |
| ○ ایک مقدس درس گاہ | جہاد و انقلاب کی تربیت کے لئے |
| ○ ایک محفوظ پناہ گاہ | نئے نئے فتنوں سے بچنے کے لئے |
| ○ ایک مضبوط دیوار | یہود و ہنود اور نصاریٰ کے لئے |
| ○ ایک دردناک پکار | دنیا بھر میں مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لئے |
| ○ ایک مجاہدانہ لٹاکار | دین کے کھلے اور چھپے دشمنوں کے لئے |
| ○ ایک عازیانہ یلغار | کافر تہذیبوں کے خاتمے کے لئے |
| ○ ایک تیز و تند لہر | غیر اسلامی کتاب سیاست کی بے باک لپیٹنے کے لئے |
| ○ ایک آہنی چٹان | لاوین طاقتوں کا راستہ روکنے کے لئے |
| ○ ایک اہم مورچہ | کفر و ضلالت کی سرکوبی کے لئے |
| ○ ایک سوز جنوں | ظلم باطل کو خراب کرنے کے لئے |
| ○ ایک اجتماعی کوشش | دنیا و آخرت میں نصرت و فلاح کے لئے |
| ○ ایک صراط مستقیم | راہ حق کے حلاشیوں کے لئے |
| ○ ایک خوبصورت مقصد | اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا و خوشنودی کے لئے |
| ○ من انصاری الی اللہ | (کون ہے جو خدا کی راہ میں میرا (ہمارا) ساتھی بنے؟) |
| ○ الداعی الخیر | المجمعیت اکادمی لاہور پاکستان |